آئندہ شماروں کی جھلکیاں

☆ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے سب سے بڑے غدار حکیم احسن اللہ خان کا روزنامچہ Memoirs of Hakim Ahsanullah Khan مرتبہ ڈاکٹر معین الحق کا پہلا تفصیلی تجزیہ ومحاکمہ۔ حکیم احسن اللہ خان برطانوی استعمار کے جاسوسِ خاص تھے۔ جس نے محل میں ہونے والی انقلابی سرگرمیوں کی لمحہ لمحہ روداد سے انگریزوں کو آگاہ کیا اور بہادر شاہ ظفر کو جنرل بخت خان کے مشورے پر عمل سے روکا۔ بہادر شاہ ظفر کو دہلی خالی کرنے سے باز رکھا اور ۱۸۵۷ء کے جہاد کو اپنی سازشوں سے ناکام بنا دیا۔ اگر بہادر شاہ ظفر بخت خان کے مشورے پر روہیل کھنڈ چلے جاتے تو جنگ کا نقشہ بدل سکتا تھا۔ ہڈسن کے سامنے بہادر شاہ ظفر کی سجدہ ریزی حکیم احسن اللہ کے ذریعے ممکن ہوئی جس کا صلہ انھیں دوسو روپے ماہانہ پنشن کے طور پر ملا، اس غداری کے باوجود حکیم احسن اللہ نے ساری زندگی گمنامی میں کیوں بسر کی؟ احسن اللہ کی جاسوسی اور غداری کا علم لوگوں کو ہو چکا تھا لوگ انھیں قتل کرنا چاہتے تھے لیکن بہادر شاہ ظفر انھیں اپنا مخلص سمجھتے اور انگریزوں کے درمیان رابطہ کا معتبر ذریعہ جانتے تھے۔ لہٰذا ہر مرتبہ احسن اللہ کی جان بخشی بہادر شاہ ظفر کی وجہ سے ہوجاتی۔ حکیم احسن اللہ جیسے غدار کو شمس الرحمان فاروقی نے اپنے ناول ''کئی چاند تھے سرآسماں میں'' ایک ہیرو کے طور پر کیوں پیش کیا؟ اس پیش کش کا ناقدانہ جائزہ۔

☆ ہندوستان کے ممتاز محقق ونقاد شمس الرحمان فاروقی کے ناول ''کئی چاند تھے سرآسماں کا'' پہلا تنقیدی جائزہ۔ یہ ناول دہلی کی ایک کسبی وزیر خانم سے شروع ہوتا ہے اور اسی کسبی پر اس ناول کا اختتام ہوتا ہے۔ شمس الرحمان فاروقی کے دعوے کے مطابق یہ ناول ''انیسویں صدی کی ہند اسلامی تہذیب اور انسانی اور تہذیبی وادبی سروکاروں کا مرقع سمجھ کر پڑھا جائے تو بہتر ہوگا۔'' گویا ہند اسلامی تہذیب پر مشتمل اس ناول کا ضمیر وخمیر رنڈیوں کے اعضاء بدن کی نزاکتوں سے شروع ہو کر ان کی ناجائز اولادوں کے تذکرے پر ختم ہوجاتا ہے۔ اس بات کا ناقدانہ جائزہ کہ کیا ہندوستان میں مسلمانوں کی تہذیب وتاریخ کی کہانی کنچنوں کے کوٹھوں سے کسبیوں کے نوشتوں تک محدود ہے؟ اور ان کی خودنوشتوں، یادداشتوں، یا یادوں کے خیالی، تصوراتی، تاثراتی حسین مرقعوں سے عبارت ہے؟ کیا دربار سرکار، نواب، جاگیرداروں کی زندگی ہی ہندوستان کی اصل زندگی تھی اگر تھی تو کیا اس زندگی کا تصور نسوانی نزاکتوں اور اعضاء کے تذکرے کے بغیر ممکن نہیں تھا کیا تاریخ میں ہند اسلامی تہذیب اسی خبث باطن کا نام ہے؟ [نعوذ باللہ] کیا شمس الرحمان فاروقی کا یہ دعویٰ درست ہے؟ کیا ان کے ناول کی اساس ٹھیک ہے؟

اس ناول کی اشاعت میں آصف فرخی کی دلچسپی کی کیا وجوہات ہیں؟ آصف فرخی کے گلشن اقبال سے ڈیفنس سوسائٹی تک سفر کا اس ناول کے بین السطور سے کیا تعلق ہے؟ آصف فرخی کی سرگرمیاں کیا ہیں؟ ان کا ادارہ شہرزاد علم وادب کے نام پر کیا شائع کررہا ہے؟ ان کے بیرون ملک اسفار کے محرکات کیا ہیں وہ کس قسم کی تہذیب ثقافت کو عام کرنا چاہتے ہیں؟ ''سلطان جی'' سے ارادت ومحبت اور ان کے سالانہ عرس کے انعقاد کے ساتھ ساتھ آصف فرخی عالم مغرب کی اباحیت/عریانی، فحاشی کو پاکستانی ادب میں سمونے کے لیے کیا جتن کررہے ہیں؟ ان کی مجالس ومحافل میں کس قسم کی ثقافت، تہذیب، اخلاقیات کے مہ وانجم ڈھل رہے ہیں، دو کروڑ روپے کے محل وقوع کیا ہے؟ یہ کہاں سے حاصل ہوا ہے؟ کیا اس کا وجود محل نظر ہے؟ کیا شمس الرحمٰن فاروقی اور آصف فرخی ادبیات کے ذریعے جدیدیت، مغربی تہذیب اور مغربی طرز زندگی کو برعظیم پاک وہند کے مسلمان معاشروں میں قابل قبول بنانے کے لیے سرگرداں ہیں؟

☆ ہندوستان کے ممتاز مفکر اسرار عالم کی کتاب ''معرکہ دجال اکبر'' جلد دوم کی روشنی میں اسرار عالم صاحب کے افکار، فلسفے، نقطۂ نظر کا پہلا ناقدانہ جائزہ، اسرار عالم صاحب نے اس کتاب میں بعض ایسے ارشادات فرمائے ہیں جو اس امت کی تاریخ اور تسلسل کے خلاف استغاثہ کی صورت ہے، خارجیت پر مبنی اس فکر کی جھلکیاں ملاحظہ کیجیے۔

امت مسلمہ کے علماء دانشوروں نے میثاق محمدی کو بھلا دیا، دین کو مذہب بنا کر ابلیس کے آلہ کار بن گئے۔ میثاق محمدی کی ذمہ

داری اب علماء پر نہیں عوام امئین پر عائد ہوتی ہے۔ خلافت راشدہ کے بعد سے امت کو اس کی اصل راہ سے ہٹا دیا گیا۔ مہلت کار کی مدت علماء مشائخ دانش وروں کے لیے ختم ہوگئی۔ عامۃ المسلمین کے لیے باقی ہے۔ اصلی اسلام قرآن سنت اور امت کا حقیقی مزاج پہاڑ کے نیچے دب کر سسک رہا ہے جب تک اس پہاڑ کو ڈائنامیٹ سے نہ اڑا دیا جائے۔ اسلام کا حقیقی مزاج سامنے نہیں آئے گا۔ [گویا امت کے پاس اصل اسلام موجود ہی نہیں ہے، ساحل] اسلام دین اللہ اور امت محمدیہ کی بقاء اور بحالی کی راہ کی سب سے بڑی مشکل علماء مشائخ مذہبی اقدار عارضہ ہے۔ علماء مشائخ دین اللہ کو پوری طرح بے دخل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ حضرت مہدی کی آمد کا زمانہ یہی ہے، ان کی آمد دراصل علماء مشائخ، مذہبی اقدار کے خاتمے کا اعلان ہوگا، انشاءاللہ علماء اور مشائخ کو صدیوں سے مذہبی علوم کے نام پر جو کچھ پڑھایا گیا اور مذہبی اقدار کے نام سے جو کچھ سکھایا گیا اس کا اسلامی علوم اور اسلامی اقدار سے دور دور کا کوئی واسطہ نہیں، علماء نے نہایت دیانت داری اور خلوص سے یہ علوم سیکھے اور سکھائے لیکن یہ مظلوم سب سے بڑے ظالم بن گئے، ان علماء نے نسلاً بعد نسل ان مذہبی علوم اور مذہبی اقدار کو منتقل کر کے اور مسلم معاشرے کو ان کے تابع رکھ رکھ کر امت مسلمہ اور دین اللہ کی ہر قوت کا خاتمہ کر دیا۔ [ص ۱۷۶] ''امت کے پاس سارا کا سارا سرمایہ اسلام مذہب کا ہے، دین اللہ کا سرمایہ موجود نہیں''۔ ''امت کے پاس قرآن اور سنت پر مشتمل کوئی علمی وفکری سرمایہ موجود نہیں''۔

امت مسلمہ کا فرض ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے نیم شاکلہ [یعنی صدر بش] کو درپیش انہدام سے بچائے اس کی اولین صورت یہ ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور امت مسلمہ کے مابین تصادم سے گریز کیا جائے۔ جہاں جہاں تصادم ہو رہے ہیں وہاں سے پر وقار مفاہمانہ الگاؤ کی صورت نکالی جائے۔ جہاں ریاست ہائے متحدہ امریکہ نیم شاکلہ [صدر بش] کو نادیدہ قوتوں کے ذریعے بری طرح الجھا دیا گیا ہو۔ وہاں سے اسے باہر آنے میں مدد دی جائے۔ یہ سارے اقدامات فی الفور ہوں۔ [ص ۱۸۱] نیم شاکلہ [صدر بش] سے مفاہمت اور اچھے تعلقات کے ذریعے روئے ارض کی سب سے بڑی قوت امریکہ امت مسلمہ کے لیے سب سے بڑا Deterrent ہو سکتی ہے۔ [ص ۱۸۲]

ہمارے پاس صرف دس سال کی مدت ہے لہٰذا امت مسلمہ اس عرصے میں اپنی ساری توانائی بروئے کار لا کر خالص امتی Deterrent [نیم شاکلہ یعنی صدر بش] حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ [ص ۱۸۲]

اسرار عالم اپنی کتاب میں مزید فرماتے ہیں گزشتہ چالیس سال کے دوران امریکہ کے تقریباً تمام اعلیٰ ترین علمی اور ٹیکنیکی ادارے منہدم کر دیے گئے ہیں۔ امریکہ کے جس صدر نے یہودیوں کی مزاحمت کی اس کے خلاف یہودیوں نے زبردست مہم جوئی کی چنانچہ ریگن، جارج ایچ ڈبلیو بش، کلنٹن اور جارج ڈبلیو بش اس اعتبار سے سرفہرست ہیں کہ یہودی ان کے زبردست مخالف ہیں، یہودی امریکہ کی طاقت، صلاحیت اور قوت کو امریکی عوام کی نظروں میں مشکوک اور ناقابل اعتبار ٹھہرا کر امریکہ کا وقار گرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گیارہ ستمبر وغیرہ کے واقعات کے ذریعے ثابت کیا جا رہا ہے کہ امریکہ اب ایک پسماندہ ملک بن کر رہ گیا ہے اور اپنی تنفیذی اور انتظامی عدم صلاحیت یا زوال صلاحیت کی وجہ سے عمل کرنے اور اسے کامیاب کرنے کی قوت وصلاحیت سے محروم ہو چکا ہے۔

اسرار عالم صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہودی مقتدرہ کی سب سے شدید مزاحمت جارج ایچ بش سے جارج ڈبلیو بش تک واضح طور پر کی گئی ہے لہٰذا یہودی یہ ثابت کر رہے ہیں کہ امریکہ اب کسی تیسری دنیا کے ملک کی طرح سیاسی انحطاط کا شکار ہو چکا، اسرار عالم کے خیال میں امریکی انتخابات کے موقع پر دھاندلی کے الزامات بھی یہودی سازش تھی جس کا مقصد بش اور امریکہ کو کمزور کرنا تھا۔

اسرار عالم بش عنصر Bush Factor کو تاریخی مدبرانہ کردار کا حامل قرار دیتے ہیں ان کے خیال میں جارج ڈبلیو ایچ بش اور موجودہ بش نے جنگ خلیج اول کا خاتمہ کیا اور اپنے پہلے دور صدارت میں عراق پر حملے سے گریز کر کے یہودی مقتدرہ کے سامنے امریکی یک طرفگی کا شاندار مظاہرہ کیا۔